روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 19 اگست 2005ء 13 رجب 1426 ہجری 19 ظہور 1384 ہش جلد 14 نمبر 125

جو خدا چاہتا ہے

آنحضرت ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو صبح وشام حفاظت الٰہی کے حصول کے لئے یہ دعا سکھائی۔

اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوت حاصل نہیں۔ ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے اور جو خدا نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح حدیث نمبر:4413)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

کسی کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ سے دل میں بیٹھتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ خدا اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے واحد لاشریک ہے کوئی بھی اس میں نقص نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا اور مبدأ ہے تمام مخلوق کا اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا اور مالک ہے تمام جزاء سزا کا اور مرجع ہے تمام امور کا۔ اور نزدیک ہے باوجود دوری کے اور دور ہے باوجود نزدیکی کے۔ وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ سب چیزوں سے زیادہ پوشیدہ ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس سے کوئی زیادہ ظاہر ہے۔ وہ زندہ ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ زندہ ہے۔ وہ قائم ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ قائم ہے۔ اس نے ہر ایک چیز کو اٹھا رکھا ہے اور کوئی چیز نہیں جس نے اس کو اٹھا رکھا ہو۔ کوئی چیز نہیں جو اس کے بغیر خود بخود پیدا ہوئی ہے یا اس کے بغیر خود بخود جی سکتی ہے۔ وہ ہر یک چیز پر محیط ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ کیسا احاطہ ہے۔ وہ آسمان اور زمین کی ہر یک چیز کا نور ہے اور ہر یک نور اسی کے ہاتھ سے چمکا اور اسی کی ذات کا پرتوہ ہے۔ وہ تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ کوئی روح نہیں جو اس سے پرورش نہ پاتی ہو اور خود بخود ہو۔ کسی روح کی کوئی قوت نہیں جو اس سے نہ ملی ہو اور خود بخود ہو۔ اور اس کی رحمتیں دو قسم کی ہیں (1) وہ جو بغیر سبقت عمل کسی عامل کے قدیم سے ظہور پذیر ہیں جیسا کہ زمین اور آسمان اور سورج اور چاند اور ستارے اور پانی اور آگ اور ہوا اور تمام ذرات اس عالم کے جو ہمارے آرام کے لئے بنائے گئے۔ ایسا ہی جن جن چیزوں کی ہمیں ضرورت تھی وہ تمام چیزیں ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہمارے لئے مہیا کی گئیں اور یہ سب اس وقت کیا گیا جبکہ ہم خود موجود نہ تھے۔ نہ ہمارا کوئی عمل تھا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سورج میرے عمل کی وجہ سے پیدا کیا گیا یا زمین میرے کسی شدھ کرم کے سبب سے بنائی گئی۔ غرض یہ وہ رحمت ہے جو انسان اور اس کے عملوں سے پہلے ظاہر ہو چکی ہے جو کسی کے عمل کا نتیجہ نہیں (2) دوسری رحمت وہ ہے جو اعمال پر مترتب ہوتی ہے اور اس کی تصریح کی کچھ ضرورت نہیں۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 152)

فہرست جنازہ حاضر

مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ حضرت امام جماعت خامس نے 2 اور 4 راگست کو قبل ظہر بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل جنازہ حاضر پڑھائے۔

مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم احمد حسین صاحب مرحوم کاتب الفضل ربوہ 28 جولائی 2005ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ جماعت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ ہمیشہ لجنہ کے کاموں میں بھرپور حصہ لیتی رہیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ نے 6 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے بیٹے مکرم جمیل احمد طارق صاحب نے نصرت جہاں سکیم کے تحت 12 سال تک خدمات سلسلہ کی توفیق پائی۔

مکرم بشارت احمد صاحب

مکرم بشارت احمد صاحب ابن مولوی ڈاکٹر عبدالکریم صاحب مرحوم سابق امیر جماعت ملتان 29 رجولائی 2005ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ مرحوم کوبلنز (جرمنی) سے یہاں جلسہ پر آئے ہوئے تھے۔ مرحوم مہمان نواز اور ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے آپ نے بحیثیت زعیم انصاراللہ خدمت سلسلہ کی توفیق پائی پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرمہ غزالہ شہناز باجوہ صاحبہ

مکرمہ غزالہ شہناز صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد باجوہ صاحب 29 رجولائی 2005ء کو ہارٹ اٹیک سے بعمر 46 سال لاہور میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نیک، خداترس اور متقی خاتون تھیں۔ آپ شیخ صالح محمد صاحب آف ایسٹ افریقہ کی پوتی اور خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب کی نواسی تھیں۔ ان کی میت پاکستان سے لندن لائی گئی ہے اور یہیں پر تدفین ہوگی۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود ان کا نگہبان ہو۔ آمین

مشعل راہ

زبان کو صحیح تلفظ کے ساتھ اعلیٰ معیار میں سیکھیں

حضرت امام جماعت رابع فرماتے ہیں۔

بالغ نظر انسانوں کی طرح ان باتوں پر غور کریں اور دیکھیں کہ جب زبان سیکھی جاتی ہے تو اسی طرح سیکھی جاتی ہے جس طرح اہل زبان سیکھتے ہیں جس طرح کسی قوم کے بچے اور اس کے بڑے بولتے ہیں۔ اس کے بغیر آپ کی عزت اور قدر نہیں ہو سکتی۔ ایک دفعہ مجھے یاد ہے جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران کوئی بات شروع ہوئی تو کسی نے کسی کے اوپر اعتراض کیا کہ وہ دیکھو جی وہ انگریزی بولتا ہے اور منہ ٹیڑھا کر کر کے اور انگریز بننے کی کوشش کرتا ہے میں نے اس کو کہا کہ وہ غلط نہیں تم غلط ہو۔ میں نے کہا کہ تمہیں اندازہ نہیں کہ زبان میں تلفظ کو کتنی بڑی اہمیت حاصل ہے۔ تم عربی بولتے ہو تو وہ بھی پنجابی کی طرح جاپانی بولتے ہو وہ بھی پنجابی کی طرح۔ ستیاناس کر دیتے ہو دنیا کی زبانوں کا اور اتنی ہوش نہیں کہ تمہاری عزت تب ہوگی اگر تم صحیح طریق سے بولو گے۔ چنانچہ میں نے اس کو مثال دی، عثمان چینی صاحب بھی وہیں تھے ہمارے ساتھ پڑھا کرتے تھے میں نے کہا کہ چینی صاحب کو دیکھ لو وہ بولتے ہیں تو وہ ایک فقرہ بھی اگر صحیح تلفظ سے بول جائیں تو تم کہتے ہو بڑی زبان آ گئی ہے اور اگر وہ دس فقرے بھی بولیں چینی تلفظ میں تو آپ ہنستے رہتے ہیں کہ ان کو کچھ نہیں پتہ ابھی تک زبان نہیں آئی۔ زبان آنا اور بات ہے اور زبان سے ایک اثر اور مقام پیدا کرنا ایک اور چیز ہے۔ یونیورسٹی آف لندن میں مجھے یاد ہے کہ ایک ایسے فارسی کے ایم اے تھے جن کی وہاں مادری زبان یعنی لدھیانے وغیرہ کے پٹھانوں میں سے تھے وہ۔ اس لئے ان کے خاندان میں فارسی بولی جاتی تھی پنجابی سٹائل میں، کیونکہ لمبے عرصہ سے وہ لوگ آئے ہوئے تھے اس لئے فارسی کا تلفظ بدل چکا تھا۔ وہ وہاں پی ایچ ڈی کرنے کے لئے آئے۔ تو جو فارسی کے پروفیسر تھے وہاں انہوں نے ایک دن مجھے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ کونسی فارسی بولتا ہے مجھے ایک لفظ سمجھ نہیں آتی بالکل اور زبان لگتی ہے تو ساری عمر کی جو محنت تھی ان کی فارسی زبان کی وہ ضائع گئی۔ ایران میں جاتے تب بھی ان کو سمجھ نہ آتی۔

تو آپ زبانیں سیکھیں اور زبان کو صحیح تلفظ میں سیکھیں اور زبان کا معیار بلند کرنے کی کوشش کریں پھر یہ قوم آپ کو عزت سے دیکھے گی پھر یہ آپ کو اپنے اندر شامل ہونے دے گی۔ ورنہ یہاں احمدیت کی دو قومیں پیدا ہو جائیں گی ایک جرمن احمدی اور ایک غیر جرمن احمدی اور کسی جماعت کے مقصد کو نقصان پہنچانے کے لئے سب سے خطرناک بات یہ ہوا کرتی ہے۔ ایسی جماعت جس کے اندر فرقے بٹ جائیں اور ریسز کی طرح یعنی قومیتیں نظریے کے اندر پیدا ہو جائیں وہ انتہائی نقصان دہ بات ہوا کرتی ہے کسی نظریے کے لئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی بھی بہت سا نقصان پہنچ چکا ہے زبان کے نہ آنے کے نتیجہ میں آپ نفوذ نہیں کر سکتے۔ زبان کے نہ آنے کے نتیجے میں آپ کے اندر جو Inferiority Complex یعنی احساس کمتری پیدا ہو جاتا ہے اس کا حل آپ یہ کرتے ہیں کہ آپس میں بولتے ہیں اور آپس میں تعلقات بڑھاتے ہیں۔

(مشعل راہ جلد سوم صفحہ 270)

نونہالان جماعت کو نصائح

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تا کہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو

جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برق غضب
دل میں کینہ نہ ہو لب پر کبھی دشنام نہ ہو

خیر اندیشی احباب رہے مدِنظر
عیب چینی نہ کرو مفسدو نمام نہ ہو

عادت ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشق صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

سیلف رسپکٹ کا بھی خیال رکھو تم بیشک
یہ نہ ہو پر کہ کسی شخص کا اکرام نہ ہو

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

کلام محمود

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاءالاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

تبرکات

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب

امام احمد 164ھ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد تھا اور دادا کا حنبل۔ آپ اپنے دادا کی نسبت سے ابن حنبل کہلائے۔ امام محمد بن حسن الشیبانی کی طرح آپ کا تعلق بھی قبیلہ شیبان سے تھا۔ دادا سرخس کے والی تھے لیکن والد فوج میں ایک معمولی عہدہ پر کام کرتے تھے تاہم وہ بڑے سخی اور مہمان نواز تھے۔ خراسان کی طرف آنے والے عرب وفود کی خوب خاطر تواضع کرتے۔ وہ خراسان سے جب بغداد آئے تو ان کی مالی حالت اچھی نہ رہی اور وہ امام احمد کی ولادت کے کچھ عرصہ بعد فوت ہو گئے اور احمد کو ان کے چچا نے پالا۔ احمد جب کچھ بڑے ہوئے تو قرآن کریم حفظ کیا۔ اس کے بعد عربی زبان سیکھنی شروع کی۔ پھر حدیث اور صحابہ و تابعین کے آثار سے واقفیت بہم پہنچائی۔ شروع سے ہی بڑے ذہین، پُروقار سنجیدہ طبع اور عبادت سے شغف رکھنے والے نوجوان تھے۔ حدیث رسولؐ اور آثار صحابہؓ آپ کا پسندیدہ موضوع تھا اور اس میں آپ نے مہارت حاصل کی۔ ابتداءً امام ابو یوسفؒ سے پڑھا۔ اس کے بعد 186ھ میں جبکہ آپ کی عمر 22 سال کے قریب تھی آپ نے بصرہ، کوفہ اور حجاز کے مختلف شہروں میں جا کر مشہور زمانہ محدثین سے حدیث پڑھی۔ انہی سفروں کے دوران آپ مکہ میں امام شافعیؒ سے بھی ملے اور ان سے بڑے متاثر ہوئے۔ پھر جب وہ بغداد آئے تو ان کی شاگردی اختیار کی۔ مکہ میں سفیان بن عینیہ سے بھی حدیث پڑھی۔ یمن جا کر وہاں کے مشہور محدث عبدالرزاق سے ان کی مرویات کا علم حاصل کیا اور سند لی۔ عبدالرزاق صنعاء میں رہتے تھے۔

امام احمد بن حنبل نے بعض حج بغداد سے مکہ تک پیدل چل کر ادا کئے اور علم بھی حاصل کیا۔ طالب علمی کے ان سفروں میں بڑی بڑی مشکلات بھی پیش آئیں۔ مالی تنگی بھی دیکھی لیکن علم کی دولت کے مقابلہ میں ان ساری مشکلات کو ہیچ جانا۔ بعض اوقات مزدوری کر کے گزارا کرتے رہے۔ ایک دفعہ جبکہ آپ یمن میں مقیم تھے اور مالی حالات اچھے نہ تھے آپ کے استاد محدث عبدالرزاق نے آپ کی مدد کرنا چاہی لیکن آپ کسی قسم کی امداد لینے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ آپ ٹوپیاں بُن کر بیچتے اور اس آمدن سے گزارا چلاتے۔ ایک دفعہ آپ کے کپڑے چوری ہو گئے۔ کئی روز تک باہر نہ جا سکے، آپ کے ایک طالب علم دوست کو پتہ چلا تو کچھ رقم دینی چاہی لیکن آپ نے قبول نہ کی اس نے اصرار کیا کہ کب تک اس طرح گھر دبکے بیٹھے رہیں گے، ادھار لے لیں اور جب آپ کے پاس رقم آ جائے تو واپس کر دیں لیکن آپ پھر بھی راضی نہ ہوئے۔ آخر یہ شرط رکھی کہ میں ان کے نوٹس صاف کر کے لکھ دیتا ہوں اس کا معاوضہ آپ دے دیں، غرض اس رقم سے کپڑے بنوائے اور گھر سے باہر آنے جانے لگے۔

آپ بڑے قوی الحافظہ تھے۔ ہزاروں حدیثیں یاد تھیں۔ اس کے باوجود جو حدیث سنتے لکھ لیتے اور پھر ان لکھے ہوئے نوٹس کو دیکھ کر حدیث روایت کرتے حالانکہ حدیث آپ کو یاد ہوتی۔ یہ احتیاط صرف اس وجہ سے کرتے کہ حدیث رسولؐ میں کوئی غلطی نہ رہ جائے۔

آپ نے فقہاء عصر سے فقہ بھی پڑھی۔ صحابہ اور تابعین کے فتاویٰ کا بھی مطالعہ کیا لیکن زیادہ رجحان حدیث و آثار کی طرف تھا۔ اسی کے سیکھنے اور سکھانے میں اپنی زندگی وقف کئے رکھی۔

امام احمد فارسی زبان بھی جانتے تھے۔ آپ کا خاندان فارس میں رہا تھا اس وجہ سے گھر میں فارسی بولی اور سمجھی جاتی تھی۔

امام احمدؒ اور درس و تدریس

چالیس سال کی عمر ہوئی تو اپنا حلقہ درس قائم کیا۔ یہ 204ھ کے بعد کا واقعہ ہے جبکہ آپ کے استاد حضرت امام شافعیؒ کا انتقال ہو چکا تھا۔ آپ کے قائم کردہ مدرسہ حدیث کو بہت شہرت ملی کیونکہ حدیث کی تدریس کے ساتھ ساتھ آپ تقویٰ، پرہیز گاری اور اعمال صالحہ کے لحاظ سے بھی بڑی امتیازی شان رکھتے تھے۔ طلباء حدیث کی بہت بڑی تعداد آپ کے مدرسہ سے متعلق تھی۔ سینکڑوں قلم دوات لئے ہر وقت لکھنے کے لئے تیار رہتے تھے۔

آپ کا گزارا مختصر سی آمدن پر تھا جو مکانوں کے کرایہ سے ہوتی تھی۔ بعض نے اس کی مقدار سترہ درہم ماہوار لکھی ہے۔ جیسا کہ سابقہ سطور میں گزر چکا ہے کہ آپ مزدوری بھی کر لیتے تھے یہاں تک کہ کھیتوں میں کٹائی کے بعد گری پڑی بالیں بھی چن لاتے تھے لیکن خلفاء اور امراء کے کسی قسم کے نذرانے قبول کرنے کے لئے کبھی تیار نہ ہوئے۔

امام احمد احادیث کے علاوہ فقہی آراء اور فتاویٰ لکھنے کے روادار نہ تھے اور کسی کو اس کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے سامنے ذکر ہوا کہ عبداللہ بن المبارک تو حنفی فقہ کے مسائل لکھ لیا کرتے تھے یہ سن کر آپ نے فرمایا ابن مبارک آسمان سے نہیں اترے۔ وہی کچھ لکھنا چاہئے جو آسمان سے نازل ہوا ہے۔ تاہم امام احمد کی اس سختی کے باوجود آپ کے شاگردوں نے آپ کی فقہی آراء کو مدون کیا جو کئی جلدوں پر مشتمل ہیں۔

آپؒ کی استقامت

یہ دور مذہبی کلامی اور فلسفیانہ مباحث و مناظرات کا دور تھا۔ معتزلہ جو علم کلام کے بانی تھے غالب آرہے تھے۔ ان کی وجہ سے مختلف قسم کے مسائل زیر بحث رہتے تھے۔ خود مامون الرشید اس قسم کے مباحث سے دلچسپی رکھتا تھا اور معتزلہ اسے اکساتے تھے کہ اس قسم کے عقائد کی ترویج میں سختی سے کام لیا جائے۔ اس وجہ سے سلف پرست علماء کو سخت ابتلاء کا سامنا تھا۔

امام احمد بھی اسی سلسلہ میں زیر عتاب آئے۔ آپ کا مؤقف یہ تھا کہ اس قسم کے عقائدی مباحث نہ صحابہؓ نے اٹھائے اور نہ ان کے شاگردوں نے جو امت میں تابعین کے نام سے شہرت رکھتے ہیں۔ ان کی پیروی میں ہمیں بھی ان میں نہیں الجھنا چاہئے جو کچھ وہ مانتے تھے اسی پر اکتفا کرنی چاہئے۔ اس دار و گیر میں امام احمد اور محمد بن نوح کو گرفتار کیا گیا۔ ان کو مامون الرشید کے سامنے پیش کرنے کے لئے الرقہ یا طرسوس لے جایا جا رہا تھا کہ مامون کی وفات ہو گئی لیکن مرنے سے پہلے وہ اپنے جانشین المعتصم کو وصیت کر گیا کہ اس پالیسی کو جاری رکھا جائے۔ محمد بن نوح تو راستہ میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ امام احمد بن حنبل کو پابجولان واپس بغداد لایا گیا۔ کچھ دن قید خانے میں رکھنے کے بعد ان کو نئے خلیفہ ابواسحاق المعتصم کے سامنے پیش کیا گیا۔ المعتصم نے ہر طرح کوشش کی اور سمجھایا کہ امام احمد اس کی بات مان لیں لیکن آپ نے اپنے مؤقف پر اصرار کیا۔ اس پر المعتصم کو غصہ آ گیا اور اس نے حکم دیا کہ آپ کو کوڑے لگائے جائیں۔ کوڑوں کی تکلیف کی وجہ سے آپ کئی بار بیہوش ہو جاتے تھے لیکن استقامت میں ذرہ بھی فرق نہیں آنے دیا۔ اس طرح آپ نے 28 ماہ کے قریب قید و بند اور کوڑوں کی سختیاں جھیلیں۔ آخر تنگ آ کر حکومت نے آپ کو رہا کر دیا۔ ان سختیوں کی وجہ سے امام احمد بہت کمزور ہو گئے تھے۔ ایک عرصہ تک چلنا پھرنا بھی مشکل رہا۔ جب آپ تندرست ہوئے تو پھر سے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ابتلاء کے زمانہ میں صبر و استقامت دکھانے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں آپ کی قدر و منزلت بہت بڑھ گئی اور ہر طرف سے عقیدت کے پھول برسنے لگے تھے۔

المعتصم کی وفات کے بعد الواثق جانشین ہوا۔ شروع شروع میں اس نے بھی یہ سختی جاری رکھی۔ امام احمد کے بارہ میں اس نے حکم دیا کہ وہ نہ کوئی فتویٰ دے سکتے ہیں اور نہ پڑھا سکتے ہیں، کوئی ان کے پاس جا بھی نہیں سکتا، وہ اس شہر میں بھی نہیں رہ سکتے۔ اس وجہ سے آپ نے کچھ عرصہ چھپ کر وقت گزارا۔ آخری عمر میں واثق سختی کی اس پالیسی سے تنگ آ گیا تھا۔ بلکہ قرآن مخلوق ہونے کا نظریہ مذاق بن گیا تھا۔

الواثق کے بعد المتوکل خلیفہ مقرر ہوا تو اس نے سختی کی پالیسی بالکل ترک کر دی۔ معتزلہ کو دربار سے نکال دیا اور فقہاء اور محدثین کی رضا جوئی کا خواہشمند ہوا اور اس طرح ملک کا امن و امان بحال ہو گیا۔

امام احمد حدیث اور فقہ کے ماہر تھے۔ صبر و استقامت کا پہاڑ، بلند ہمت بڑے متقی عابد اور زاہد تھے۔ آپ کا درس لائق شاگردوں کے دل موہ لیا کرتا تھا۔ جب آپ 241ھ میں 78 سال کی عمر میں فوت ہوئے تو سارا بغداد ماتم کدہ بن گیا۔ لاکھوں آدمی آپ کے جنازہ میں شریک ہوئے اور لوگوں نے محسوس کیا کہ آج ان کا ایک بہت بڑا امام ان سے رخصت ہو گیا ہے۔

مسند امام احمدؒ

آپ کا کارنامہ ''المسند'' کی شکل میں موجود اور مشہور ہے۔ اس کتاب میں تیس اور چالیس ہزار کے درمیان احادیث اور آثار صحابہؓ ہیں۔ آپ کی یہ کتاب بعد میں آنے والے محدثین کے لئے بطور بنیاد کے سمجھی گئی۔ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ اور دوسرے بزرگ محدثین نے اپنے اپنے مجموعے مرتب کرتے وقت اس کتاب کو بھی سامنے رکھا اور صحیح احادیث کے انتخاب میں اس سے قابل قدر مدد لی۔

مسند میں مضامین کی بجائے راویوں کی ترتیب سے احادیث جمع کی گئی ہیں۔ مثلاً پہلے حضرت ابوبکرؓ سے مروی احادیث اس کے بعد حضرت عمرؓ کی مرویات اور اس کے بعد حضرت عثمانؓ کی علیٰ ھذا القیاس ترتیب وار تمام صحابہؓ کی مرویات درج کتاب ہیں۔

مضامین کے لحاظ سے ترتیب کی بعد میں کئی کوششیں ہوئیں لیکن ابھی تک مکمل شکل میں یہ مقصد زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکا۔

امام احمدؒ کے مسلک کا فروغ

امام احمد کے مسلک کو ان کی کتابوں کے علاوہ ان کے لائق شاگردوں نے مقبول بنایا۔ امام صاحب کے لڑکے علامہ عبداللہ نے ان کی مشہور زمانہ کتاب المسند کو متعارف کروایا۔ اسی طرح ان کے لائق شاگرد ابوبکر الاثرم، عبدالملک المیمونی، ابوبکر المروزی، ابراہیم بن اسحاق الحربی اور ابوبکر الخلال اور دوسرے قابل شاگردوں نے ان کے مذہب کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کئے رکھا۔

امام ابن تیمیہ اور امام ابن القیم جیسے فضلائے زمانہ اسی مسلک سے وابستہ تھے۔

حنبلی ہر زمانہ میں اجتہاد کو ضروری سمجھتے ہیں اور اس کے دروازہ کو کھلا مانتے ہیں اس وجہ سے فکر کی وسعت تو میسر آئی لیکن اختلافات کا انبار لگ گیا۔ ہر نئے مجتہد نے کسی نہ کسی مسئلہ میں اپنا الگ مسلک اختیار کیا اس پر بند لگانے کی کوئی صورت سامنے نہ آسکی۔

باقی صفحہ 6 پر

مکرم ڈاکٹر محمد عامر خاں صاحب

انسانی جسم کی فوج سفید خلیات کی دنیا
(White Blood Cells)

جہاں خون کے سرخ خلیات جسم کے ہر خلیے کو آکسیجن پہنچا کر ہمیں زندہ رکھے ہوئے ہیں وہاں سفید خلیات ہمارے جسم کے دفاعی نظام کا حصہ بن کر ہماری بقا کے ضامن ہیں۔ جب بھی انسانی جسم کو کسی اندرونی یا بیرونی ''دشمن'' سے خطرہ لاحق ہو تو یہ خلیات فوری طور پر متحرک ہو کر اس چیلنج کا مقابلہ کرتے ہیں۔ آسان الفاظ میں سفید خلیات کو انسانی جسم کی فوج بھی کہا جاسکتا ہے۔

سفید خلیات کی اقسام

جس طرح فوج کے کئی حصے اور اقسام ہوتی ہیں۔ اسی طرح سفید خلیات بھی مختلف اقسام کے ہوتے ہیں اور ہر قسم کے خلیات کے ذمے مختلف ذمہ داریاں قدرت کی طرف سے تفویض کی گئی ہیں۔ سفید خلیات کو ان کی ساخت اور افعال کے اعتبار سے پانچ قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) نیوٹروفل Neutrophils
(2) ایوسینوفل Eosinophils
(3) بیزوفل Basophils
(4) مانوسائیٹ Monocytes
(5) لمفوسائیٹ Lymphocytes

اول الذکر تین اقسام کے خلیات کو Granulocytes جبکہ مؤخر الذکر دو اقسام کو Non Granulocytes بھی کہتے ہیں۔

سفید خلیات کی پیدائش (Genesis)

سفید خلیات بھی سرخ خلیات کی طرح ہڈی کے گودے (Bone Marrow) میں پیدا ہوتے ہیں جبکہ پانچویں قسم کے خلیات یعنی Lymphocytes ہڈی کے گودے کے علاوہ تلی (Spleen) لمف نوڈز (Lymph nodes) اور دوسرے لمفائیڈ ٹشوز (Lymphoid Tissues) میں بھی بنتے ہیں۔ خون کے دیگر خلیات کی طرح یہ بھی نہایت مخصوص خلیات (Totipotential Stem Cells) سے پیدا ہوتے ہیں جو مختلف تبدیلیوں سے گزرنے کے بعد مخصوص خلیات (Progenitors) کو جنم دیتے ہیں یہ Progenitors مختلف اقسام کے خلیات کے آباؤ اجداد کی حیثیت رکھتے ہیں یعنی تمام اقسام پھر انہی خلیات سے پیدا ہوتی ہیں۔

پیدائش کے ادوار
(Stages of Development)

ہڈیوں کے گودے میں Granulocytes یعنی پہلی تین اقسام کے خلیات کی پیدائش کے عمل کو Granulopoiesis کہتے ہیں یہ خلیات اپنی پیدائش کے مندرجہ ذیل چھ ادوار سے گزرتے ہیں۔

(1)Myeloblasts
(2) Pro- Myelocytes
(3) Myelocytes
(4) Metamyelocytes
(5) Band or Stas forms
(6) Mature Granulocytes

پہلی دو حالتوں میں یہ خلیات بالکل نابالغ ہوتے ہیں جبکہ تیسری حالت یعنی (Myelocyte Stage) میں ان کے اندر خاص ذرات (Granules) نمودار ہونا شروع ہوجاتے ہیں جن کی وجہ سے ان خلیات کو Granulocytes کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان ذرات کے مختلف رنگ ان خلیات کی قسم کا تعین کرتے ہیں۔ بقیہ تین حالتوں میں یہ خلیات بلوغت کی منازل طے کر کے بالغ Neutrophils Eosinophils یا Basophils میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور عام حالات میں اسی طرح بالغ حالت کے خلیات (Mature Cells) گودے سے نکل کر خون میں شامل ہوجاتے ہیں۔

سرخ خلیات کی طرح یہاں بھی قانون قدرت اس طرح پر جاری ہے کہ جب بھی جن خلیات کی پیداوار بڑھانے کی ضرورت پیش آتی ہے، ان خلیات کی پیدائش کا عمل تیز ہو جاتا ہے۔ Monocytes کی پیدائش کے عمل کو Monopoiesis جبکہ Lymphocytes کی پیدائش کے عمل کو Lymphopoiesis کہتے ہیں۔

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ خون کے تمام خلیات صرف بلوغت کی حالت میں ہی خون میں شامل ہوتے ہیں لیکن اگر نابالغ یعنی Immature خلیات بڑی تعداد میں خون میں شامل ہونا شروع ہو جائیں تو یہ حالت خون کا کینسر یعنی Leukemia کہلاتی ہے۔

سفید خلیات کی عمر (Life Span)

Neutrophils کا عرصۂ حیات نہایت مختصر ہوتا ہے۔ یہ خلیات اگر ایک دفعہ دوران خون سے باہر نکل جائیں تو واپس Circulation میں نہیں آسکتے۔ ان کی اوسط عمر تقریباً ایک دن اور کبھی کبھار صرف چند گھنٹے ہوتی ہے۔ Lymphocytes طویل عمر پانے والے خلیات ہیں جو بعض اوقات کئی سال تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ دیگر خلیات کی عمر مندرجہ بالا دونوں خلیات کی عمر کے درمیان ہوتی ہے۔

سفید خلیات کی تعداد
(Normal Values)

انسانی عمر کے اعتبار سے سفید خلیات کی تعداد مختلف ہوتی ہے مثلاً بالغ افراد میں ان کی تعداد 4 ارب سے 11 ارب فی لیٹر ہوتی ہے۔ جبکہ پیدائش کے وقت یہ تعداد 10 سے 25 ارب تک ہوسکتی ہے۔ اس طرح وقت کے ساتھ ساتھ یہ تعداد کم ہو کر ایک جگہ رک جاتی ہے یعنی 4-11 ارب فی لیٹر۔

ان خلیات میں سب سے زیادہ تناسب (بالغ افراد میں) Neutrophils کا ہوتا ہے۔ یہ خلیات تقریباً 40 تا 75 فیصد ہوتے ہیں۔ Lymphocytes کا تناسب دوسرے نمبر پر ہے جو 20 تا 50 فیصد ہوتے ہیں باقی تین اقسام کے خلیات نسبتاً تھوڑی مقدار میں ہوتے ہیں۔ سفید خلیات کا تناسب بھی عمر کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے مثلاً چھوٹے بچوں میں Lymphocytes کا تناسب Neutrophils کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔

سفید خلیات کی ساخت

خون کے سرخ خلیات کی طرح یہ بھی نہایت چھوٹے چھوٹے سیلز ہیں جو صرف خردبین سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ انہیں دیکھنے کیلئے لیبارٹری میں مخصوص رنگدار کیمیکلز (Stains) کا استعمال کیا جاتا ہے جو ان سفید خلیات کے مختلف حصوں کو مختلف رنگ دیتے ہیں۔ روٹین میں دو بنیادی رنگ (سرخ اور نیلا) استعمال کئے جاتے ہیں۔

(1)Neutrophils

ان کا سائز تقریباً 12-14 مائیکرون ہوتا ہے۔ خردبینی معائنے سے ان کا مرکزہ (نیوکلیس) 2 تا 5 ٹکڑوں (Lobes) میں بٹا ہوا نظر آتا ہے۔ جبکہ ان کے اندرونے میں نہایت باریک ذرات (Granules) ہوتے ہیں جن کا رنگ سرخ اور نیلے کا مرکب ہوتا ہے۔

(2)Eosinophils

ان کا سائز تقریباً 16 مائیکرون تک ہوتا ہے۔ ان کا نیوکلیس عموماً 2 اور کبھی کبھار 3 ٹکڑوں (Lobes) پر مشتمل ہوتا ہے ان کے اندرونے میں گہرے سرخ رنگ کے موٹے ذرات ہوتے ہیں۔

(3) Basophils

ان کا سائز بھی 12 تا 14 مائیکرون ہوتا ہے۔ ان کا نیوکلیس نیلے رنگ کے بڑے بڑے ذرات (Granules) میں تقریباً چھپا ہوا ہوتا ہے۔

(4) Monocytes

ان کا سائز تقریباً 10 تا 18 مائیکرون ہوتا ہے ان کا نیوکلیس مختلف شکلوں کا اور Irregular ہوتا ہے۔ ان کے اندر مخصوص ذرات یعنی (Granules) نہیں ہوتے۔

(5) Lymphocytes

یہ خلیات سائز کے اعتبار سے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ چھوٹے خلیات کا سائز 7 تا 10 مائیکرون جبکہ بڑے خلیات کا سائز 10 تا 14 مائیکرون ہوتا ہے۔ ان میں ایک بڑا نیوکلیس ہوتا ہے جو عموماً گول یا بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔ یہ خلیات بھی مخصوص ذرات (Granules) سے بے نیاز ہوتے ہیں۔

Macrophages

بعض Monocytes دوران خون سے نکل کر جسم کے مختلف حصوں یعنی (Tissues) میں پہنچ جاتے ہیں جہاں یہ مختلف تبدیلیوں سے گزرنے کے بعد اپنا سائز خاصا بڑا کر لیتے ہیں اور بعض اوقات 50 مائیکرون تک پہنچ جاتے ہیں ان خلیات یعنی بدلے ہوئے Monocytes کو Macrophages کہتے ہیں۔

سفید خلیات کے ذرات
(Granules)

سفید خلیات میں موجود ذرات (Granules) دراصل نہایت زبردست مرکبات، جنہیں اینزائمز (Enzymes) کہتے ہیں، سے بھرے ہوتے ہیں۔ ان اینزائمز کا کام جراثیم کو ہلاک کرنا اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے ٹھکانے لگانا ہے۔ اہم اینزائمز میں Peroxidase Alkaline Phos اور Lysozymes شامل ہیں۔ یہی ذرات یعنی اینزائمز دراصل سفید خلیات کے ہتھیار کا کام کرتے ہیں

افعال وخصوصیات
Functions & Properties

انسانی جسم پر کسی بھی دشمن (وائرس، بیکٹیریا، یا پیراسائیٹ) کے حملہ آور ہونے کی صورت میں سفید خلیات جسم کی فوج کے طور پر خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

جب کوئی جراثیم مثلاً بیکٹیریا ہمارے جسم پر حملہ کرتے ہیں تو جسم میں کئی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جن میں سے چند اہم تبدیلیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) انفیکشن کے مقام پر خون کی ترسیل بڑھ جاتی ہے اور دوران خون سست ہو جاتا ہے۔ اس حالت کو Hyperemia کہتے ہیں اس وقت متاثرہ عضو گرم اور سرخ ہو جاتا ہے۔

(2) اس مقام پر خون کی باریک رگیں پھیل جاتی

ہیں اور ان میں سے پروٹین سے بھرا Fluid باہر Tissues میں آ جاتا ہے اس حالت کو Edema کہتے ہیں۔ اس حالت میں متاثرہ عضو میں سوزش یا سوجن دکھائی دینے لگتی ہے۔

(3) خون کے سفید خلیات اس موقع پر نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں اور Neutrophils اور Monocytes خون کی باریک رگوں میں سے گزر کر انفیکشن کے مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔

یہ بظاہر سادہ نظر آنے والے واقعات دراصل نہایت پیچیدہ اور منظم افعال ہیں جن میں مختلف خلیات اور نظام حصہ لیتے ہیں یہاں صرف سفید خلیات کے افعال کا ذکر کیا جائے گا۔

Neutrophils کا کردار اور خصوصیات

Neutrophils بڑی دلچسپ اور عجیب خصوصیات کے مالک خلیات ہیں۔ عام حالات میں ہماری رگوں میں جو خون بہتا ہے، اس میں سرخ اور سفید خلیات Blood Stream کے درمیان میں یعنی رگوں کی دیواروں سے فوری طور پر حرکت میں آ جاتے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل خصوصیات (Properties) کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

(1)Margination

جونہی خون کی رفتار سست ہوتی ہے یہ رگوں کی اندرونی دیواروں کے قریب اکٹھے ہونا شروع ہو جاتے ہیں اس عمل کو Margination کہتے ہیں۔

(2)Attachment

اس کے بعد سفید خلیات رگوں کی اندرونی دیوار کے خلیات (Endothelium) سے باقاعدہ چمٹ جاتے ہیں۔ اس وقت یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی ندی کے کنارے پر سنگ مرمر کے چھوٹے چھوٹے پتھر آویزاں ہوں اور ندی کا پانی (خون) انہیں چھو کر گزر رہا ہو اس عمل کو Attachment کہتے ہیں۔

(3)Emigration

کچھ دیر کے بعد یہ سفید خلیات رگوں کی دیوار کے خلیات (Endothelium) کے درمیان موجود بظاہر نہایت تنگ جگہ سے راستہ بنا کر دوران خون سے باہر ٹشوز (Tissues) میں آ جاتے ہیں اس ہجرت کے عمل کو Emigration کہتے ہیں۔

سفید خلیات کا رگوں کی اندرونی دیوار کے خلیات سے چمٹنا اور نہایت خوبصورتی کے ساتھ ضرورت پڑنے پر باہر نکل آنا کئی عوامل کا مرہون منت ہے جس میں مختلف خلیات، کیمیائی مرکبات، مخصوص مالیکیولز اور کیلشیئم آئنز وغیرہ حصہ لیتے ہیں۔ اسی طرح رگوں کی اندرونی دیوار کے خلیات (Endothelial Cells) میں ہونے والی تبدیلیاں بھی نہایت پیچیدہ، منظم اور دلچسپ امور ہیں جن میں کئی قسم کے کیمیائی مرکبات Chemical mediator حصہ لیتے ہیں جن میں سے کچھ تو سفید خلیات سے ہی خارج ہوتے ہیں۔

(4)Chemotaxis

زیادہ تر انفیکشنز (Acute Infections) میں پہلے نمبر پر Neutrophils اور پھر Monocytes دوران خون سے باہر نکلتے ہیں۔ باہر نکلنے کے بعد یہ خلیات تیزی کے ساتھ انفیکشن کے مقام کی طرف حرکت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سفید خلیات کی اس حرکت کو Chemotaxis کہا جاتا ہے۔

سفید خلیات کی یہ حرکت بھی کسی کرشمے سے کم نہیں کیونکہ سفید خلیات کی نہ تو آنکھیں ہوتی ہیں کہ دیکھ سکیں نہ ہی ناک کہ سونگھ سکیں! قوت شامہ اور بصارت سے محروم یہ خلیات کس طرح مطلوبہ مقام کی طرف حرکت کرتے ہیں؟

اس عجیب کرشمۂ قدرت کا مکمل جواب تو میڈیکل سائنس آج تک تلاش نہیں کر سکی لیکن یہ عمل بھی مخصوص کیمیائی مرکبات (Chemical Mediatiors) کا مرہون منت ہے۔ یہ مرکبات سفید خلیات میں ایسی تبدیلیاں پیدا کر دیتے ہیں کہ ان کے اندر کیلشیئم کی مقدار بڑھ جاتی ہے، ساتھ ہی حرکت کرنے والے مخصوص اعضاء میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ خلیہ ایک بالکل بدلا ہوا خلیہ بن جاتا ہے جو اپنی سست روی کو چھوڑ کر ایک تیز رو اور تیز گام مجاہد بن جاتا ہے...... پھر یہ خلیہ ہمارے جسم پر حملہ آور ہونے والے جراثیم کے بالکل قریب پہنچ جاتا ہے۔ اب یہ بہادر سپاہی لڑنے مرنے کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے!

سفید خلیہ میدان جنگ میں

سفید خلیات کی جراثیم کے ساتھ جنگ بھی ایک نہایت دلچسپ مضمون ہے یہ جنگ کئی مراحل پر مشتمل ہوتی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

Recognition

سفید خلیہ کا سب سے پہلا کام جسم میں داخل ہونے والے حملہ آور کو پہچاننا ہے۔ جسے Recognition کہتے ہیں۔

Attachment

دشمن کو پہچاننے کے بعد یہ خلیات جراثیم کے ساتھ گتھم گتھا ہو جاتے ہیں اس عمل کو Attachment کہتے ہیں۔

Engulfment

چونکہ Neutrophils کے تمام ہتھیار ان کے اندر موجود ذرات (Granules) کی صورت میں ہوتے ہیں لہٰذا یہ خلیات جلدی سے جراثیم کو نگل کر اپنے اندر لے جاتے ہیں اور کچھ عرصہ کیلئے قید کر لیتے ہیں۔ اس کو عمل کو Engulfment کہتے ہیں۔

Phagocytosis

یہ سفید خلیات کی نہایت اہم خصوصیت ہے جس کے ذریعے جراثیم کو ان کے انجام تک پہنچایا جاتا ہے اس قید کے دوران سفید خلیہ کے ہتھیار یعنی اینزائم خلیہ میں موجود آکسیجن کو سپر آکسائیڈ میں تبدیل کر دیتے ہیں جو مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے نہایت مہلک مرکبات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یہ کیمیائی ہتھیار جراثیم کو قید کے دوران ہلاک کر دیتے ہیں۔ اس عمل کو Phagocytosis کہتے ہیں۔ یہ خاصیت Neutrophils، Monocytes اور Macrophages میں مشترک ہوتی ہے۔

اگرچہ یہ تینوں خلیات اس اہم خصوصیت کے حامل ہوتے ہیں تاہم ان کی صلاحیتوں میں قدرے فرق بھی ہوتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ایک Nautrophil تقریباً 5 تا 20 بیکٹیریا کو ہلاک کرنے کے بعد بالآخر خود بھی ختم ہو جاتا ہے جبکہ ایک Macrophage تقریباً 100 بیکٹیریا کو ختم کرنے کی طاقت رکھتا ہے مزید برآں یہ بیکٹیریا سے بڑے جراثیم مثلاً ملیریا کے پیراسائیٹ کو ہلاک کرنے، حتیٰ کہ جسم کے مردہ خلیات اور مردہ Neutrophils کو ٹھکانے لگانے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ ان عجیب خلیات کی عمر بعض اوقات چند ہفتے، چند مہینے اور کبھی کبھار کئی سال تک ہوتی ہے۔ Macrophages ہمارے جگر، تلی، لمف نوڈز، بون میرو، پھیپھڑوں، جلد اور دماغ میں موجود ہوتے ہیں۔

انسانی جسم میں ہونے والے تمام Acute Infections میں سب سے پہلے Neutrophils اور دوسرے نمبر پر Monocytes اور Macrophages حصہ لیتے ہیں اور یوں یہ خلیات فوری طور پر حرکت میں آ کر بیماریوں کے خلاف ہمارا دفاع کرتے ہیں۔ اگر ان خلیات کی تعداد مطلوبہ مقدار سے کم ہو جائے تو ہمارا جسم طرح طرح کے انفیکشنز کا شکار ہو جاتا ہے جو بار بار ہمیں گھیر لیتے ہیں اور بعض اوقات زندگی کا ہی خاتمہ کر دیتے ہیں۔

Eosinophils کا کردار

یہ خلیات Neutrophils کی نسبت کمزور Phagocytes ہیں لیکن انسانی جسم پر مختلف پیراسائٹس کے حملے کی صورت میں یہ نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ فوراً متاثرہ ٹشوز (Tissues) تک پہنچتے ہیں اور اپنے سے کئی گنا بڑے پیراسائیٹ کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں یہ انہیں نگل تو نہیں سکتے لیکن اپنے اندر موجود ذرات (Granules) میں پائے جانے والے زہریلے مرکبات خارج کر کے دشمن کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ جسم میں ہونے والی Allergies میں بھی نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں اور الرجی کرنے والے مرکبات کو ختم یا Deaclirate کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

Basophils کا کردار

یہ خلیات جو خون سے باہر ٹشوز (Tissues) میں Mast Cells کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ اہم مرکبات مثلاً Heparin، Bradykinia، Histamine اور Serolonin خارج کرتے ہیں جو انفیکشنز اور سوزش میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

Lymphocytes کا کردار

جیسا کہ ذکر کیا گیا تھا کہ Acute Infections میں Neutrophils فوری دفاع کا کردار ادا کرتے ہیں، اسی طرح Chronic Infections مثلاً تپ دق وغیرہ میں Lymphocytes مرکزی کردار ادا کرتے ہیں اس کے علاوہ مختلف بیماریوں کے خلاف ہمارے جسم کی مخصوص قوت مدافعت Acquired Immunity بھی انہی خلیات کی مرہون منت ہے۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا تھا کہ یہ خلیات ہڈیوں کے گودے (Bone Marrow) کے علاوہ تلی، لمف نوڈز، اور دیگر لمفائیڈ ٹشوز میں بھی موجود ہوتے ہیں جہاں پر یہ ہماری فوجی چوکیوں یا پولیس سٹیشن جیسا کام کرتے ہیں۔

افعال کے اعتبار سے Lymphocytes کی دو خلیات اہم قسمیں یعنی T-Cells اور B-Cells ہیں۔ خون میں موجود 60، 70% خلیات T-Cells جبکہ 10 تا 20% خلیات B-Cells ہوتے ہیں۔

T-Cells

ان کے اوپر خاص Receptors ہوتے ہیں جن کی مدد سے یہ مخصوص حملہ آور Antigens کو پہچانتے ہیں پھر ان کی ایک قسم Cytotoxi T-Cells براہ راست حملہ آور جراثیم پر حملہ کر کے انہیں ہلاک کر دیتی ہے۔ یہ خلیات خاص طور پر وائرس اور کینسر کے خلیات کا خاتمہ کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ ان خلیات کی ایک دوسری قسم Helper Cells کہلاتی ہے جو دیگر خلیات کی مدد کرتے ہیں اور ان کے افعال بڑھاتے ہیں تیسری قسم کے خلیات Suppresser T- Cells کہلاتے ہیں جو دیگر خلیات کے افعال کو دباتے ہیں اور ایک خاص حد میں رکھتے ہوئے Regulator کے فرائض ادا کرتے ہیں۔

B-Cells

ان خلیات کا کام مخصوص Antigens کے خلاف اسی طرح کی مدافعتی پروٹین Antibodies بنانا ہے۔ یہ Antibodies متعلقہ Antigen کا مقابلہ کرتے ہیں اور اس طرح ہمارے دفاعی نظام کی ایک نئی Dimention دیتے ہیں۔ بعض خلیات متعلقہ Antigen کے خلاف معلومات ریکارڈ کر کے Memory Cells بن جاتے ہیں اور جب وہی Antigen دوبارہ جسم پر حملہ کرتا ہے تو جسم پہلے سے اس کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوبارہ اس بیماری کا حملہ پہلے کی نسبت بہت کمزور ہوتا ہے اور جسم تیزی کے ساتھ اس پر قابو پا لیتا ہے۔ N-K

باقی صفحہ 6 پر

ماخوذ

دہی۔ایک مفید غذا

دہی ہمارے ہاں روزمرہ کی غذا ہے۔ یہ دودھ سے بنتا ہے۔اس لیے اس کی غذائیت دودھ کے برابر ہے۔ پنجاب کے لوگ دہی کا بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ان کی صحت کا راز دہی کو ہی قرار دیا جاتا ہے۔دہی کا فائدہ یہ ہے کہ چونکہ یہ ابلے ہوئے دودھ سے بنتا ہے اس لیے مرض پیدا کرنے والے جراثیم مرجاتے ہیں۔ دوسرے جن لوگوں کو دودھ سے تکلیف ہوتی ہے وہ دہی کا استعمال کرکے اس کی غذائیت حاصل کرسکتے ہیں۔

دہی کو کس نے ایجاد کیا؟ کسی نے نہیں بلکہ ایک دن یہ خود ہی بن گیا۔اصل میں یہ دودھ ہی ہے جو صحت مند جراثیم سے جم جاتا ہے۔ دہی کا رواج صدیوں سے ہے۔اندازہ ہے کہ دودھ سے دہی بنانے کا رواج تین ہزار سال قبل قدیم مصریوں سے شروع ہوا۔معلوم تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ فراعنہ مصر کے دسترخوان پر دہی رکھا جاتا تھا۔ پھر ایران، روس، عرب، بلقان اور متحدہ ہندوستان میں اس کا رواج ہوا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دہی کو بنانے کے طریقے بہتر ہونے لگے یہاں تک کہ پچھلے روز کے دہی سے نیا دہی بنایا جانے لگا۔ پھر دودھ کے علاوہ ملائی دار دودھ اور دودھ کے پاؤڈر سے بھی دہی بنایا جانے لگا۔

دہی کے بہتر، معیاری اور گاڑھے ہونے کا انحصار دودھ یا پاؤڈر پر ہے۔ دودھ کو دہی بنانے کے لیے دودھ ابالنے کے بعد کسی برتن میں ٹھنڈا کرکے پھر اسٹارٹر (جاگ) ملایا جائے جس کی مقدار ایک لیٹر دودھ میں دو چمچے ہے۔ پھر قدرے گرم جگہ پر رکھ دیا جائے۔موسم گرما میں درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے دہی جلد جم جاتا ہے۔ یہ عموماً چھ سے آٹھ گھنٹے کا وقت لیتا ہے جبکہ موسم سرما میں 12 سے 16 گھنٹے کا عرصہ لیتا ہے۔دہی میں ترشی کا سبب یہ ہے کہ دودھ کی کچھ شکر لیکٹوز، لیکٹک ایسڈ میں تبدیل ہوجاتی ہے اور یوں اس سے ترشی آجاتی ہے۔ نیز اس وجہ سے یہ دیر تک خراب بھی نہیں ہوتا۔ بیرونی ملکوں میں ذائقے کے لیے اس میں مختلف پھل وغیرہ ملا لیے جاتے ہیں۔ دہی حیاتین اور معدنی نمکوں سے بھرپور ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں پروٹین تھایامین، فاسفورس، پوٹاشیم، رائبوفلیون اور نایاسین پایا جاتا ہے۔

امریکیوں کو ماضی قریب تک دہی کا علم نہیں تھا۔ عشرہ 1900ء کے اوائل میں شمالی امریکہ میں ترکی اور آرمینی لوگوں کے ہاں دہی کا استعمال شروع ہوا، مگر تجارتی بنیادوں پر 1940ء میں اس کی تیاری شروع ہوئی۔ پہلے دہی سادہ تیار ہوتا اور ملتا تھا۔ اس کی مقبولیت کے بعد تجارتی بنیادوں پر تیاری شروع ہوئی تو اس کو ذائقے دار بنا دیا گیا۔اسے مختلف پھلوں اور دیگر غذائی اجزاء ملا کر بنایا گیا جس سے اس کی مقبولیت مزید بڑھ گئی۔ دہی کی مقبولیت کے باعث اس کی دوسری مصنوعات کیفر (Keefer) وغیرہ سامنے آگئیں۔اس کا اصل کوہ قاف کا کیشیا کا دہی کی طرح کا دودھ ہے۔ نیز سویابین سے بنا دہی ذائقے اور غذائیت میں بھی مختلف ہوتا ہے۔ بیسویں صدی کے پہلے عشرے میں روسی سائنسدان ڈاکٹر ایلیا نے اپنے ایک رسالے ''لمبی زندگی'' میں بتایا کہ بحیرہ روم کے ممالک اور خاص کر بلغاریہ کے لوگوں کی لمبی زندگی کا راز دہی کا باقاعدہ استعمال ہے۔ ڈاکٹر ایلیا خود بھی دہی استعمال کرنے لگے۔ انہوں نے 71 برس کی عمر پائی۔ اس تحقیق پر انہیں طب کا نوبیل ایوارڈ ملا۔

دودھ بعض لوگوں کو ہضم نہیں ہوتا۔ خاص کر اگر زیادہ ہو۔ مگر دہی ہضم ہوجاتا ہے۔ دودھ میں ہضم نہ ہونے والی لیکٹوز ہوتی ہے۔ اینٹی بایوٹکس ادویہ کے کچھ عرصے استعمال سے صحت بخش جراثیم مرجاتے ہیں یا کم ہوجاتے ہیں۔ امریکی معالجین ایسے لوگوں کو دہی کے استعمال کا مشورہ دیتے ہیں۔

طب مشرقی کے معالجین صدیوں سے معدہ کی خرابیوں، گیس، قبض اور اپھارے میں دہی کا استعمال کراتے ہیں۔ پیچش اور مروڑ میں دہی نہ صرف مفید ہے بلکہ مناسب نرم غذا ہے۔ اسپغول ملا کر کھانا بہترین علاج تسلیم کیا گیا ہے۔ دہی زخمی اور سوجی آنتوں کی تکلیف میں مفید ہے۔ دہی کی بالوں میں مالش اور دہی سے سر کے بالوں کو دھونا بالوں کی افزائش اور خشکی کے لیے مفید ہوتا ہے۔

یرقان میں بغیر بالائی کے دہی کی لسی مفید ہے۔ موسم گرما میں جب پیشاب جلن سے آرہا ہو یا کم آرہا ہو تو دہی کی لسی بہترین تدبیر ہے۔ دہی کے ساتھ استعمال ہونے والے مسالہ جات اس کی اصلاح کرتے ہیں اور بلغم اور ریح سے بچاتے ہیں۔ ایسی صورت میں دہی میں خشک پودینہ، کالی مرچ اور نمک کا سفوف یا سفید زیرہ ملا کردیں۔

(ماہنامہ ہمدرد صحت جون 2005ء)

حکیم منور احمد عزیز صاحب

مروارید (موتی) اور اس کے طبی افعال

یہ نہایت خوبصورت چھوٹے چھوٹے صاف شفاف گول دانے ہوتے ہیں۔ جن کا سائز خشخاش سے لے کر چڑیا کے انڈہ کے برابر تک ہوتا ہے۔ یہ سیپیوں کے اندر سمندر کی تہوں میں بننے والا پتھر ہے۔ لیکن دوسرے پتھروں کی طرح تراشا نہیں جاسکتا۔ بلکہ قدرت کاملہ نے خود ہی اسے تراش کر بے داغ اور چمکدار بنا رکھا ہے۔ اس نہایت قیمتی پتھر کے بارے میں یہ حکایت بیان کی جاتی ہے کہ صدف بارش کے قطروں کو اپنے اندر جذب کرکے سمندر کی تہہ میں بیٹھ جاتا ہے اور بعد میں یہی قطرے موتی بن جاتے ہیں۔ ابتداء میں یہ باریک باریک دانے ہوتے ہیں اور پھر یہ بڑھنے لگتے ہیں۔ جب اپنی معیاد کو پہنچ جاتے ہیں تو صدف سے اپنا تعلق کم کرلیتے ہیں۔ تھوڑا سا ہلایا جائے تو صدف یعنی سیپ سے جدا ہوجاتے ہیں۔ جو موتی دانہ خشخاش کے برابر ہوتے ہیں انہیں بطور دوا حکماء نسخہ جات میں شامل کرلیتے ہیں۔ یہ موتی کئی رنگوں میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً سرمئی، دودھیا، سبز، ہلکا زردی مائل اور گلابی۔ گلابی رنگ کا موتی بڑا قیمتی اور نایاب ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ چمکدار موتی کو دُرِّ شہوار کہتے ہیں۔ موتی کی قیمت اس کی صفائی اور چمک دمک سے ہوتی ہے۔ بے عیب موتی بڑا قیمتی ہوتا ہے۔ بعض موتی اپنی چمک دمک کی بنا پر ہیروں کو بھی ماند کرتے ہیں۔ ایسے موتیوں کی قیمت ہیرے سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

جوہر شناسوں نے موتیوں کو کئی اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ جو موتی جس سمندر سے حاصل ہوا سے اسی قسم کے نام سے پکارتے ہیں۔ مثلاً بحرینہ موتی، عمانی موتی، ہرمز موتی وغیرہ کہلاتا ہے۔ یہ موتی جاپان، سویڈن، فن لینڈ، جاوا، سماٹرا، امریکہ، آسٹریلیا اور بورنیو وغیرہ کے سمندروں سے حاصل ہوتے ہیں۔ عمان، بحرین اور باسفورس کے سمندروں سے نکالے جانے والے موتی سب سے اچھے ہوتے ہیں۔ بھارت کی خلیج بنگال میں بھی موتی وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

شہنشاہ ایران کے تخت طاؤس میں تیس ہزار کے قریب سُچے اور نایاب موتی جڑے ہوئے تھے۔ مغل تاجدار شاہ جہاں کی تسبیح سچے موتیوں کی تھی۔

اس کی شناخت یہ ہے کہ یہ موتی ہائیڈروکلورک ایسڈ میں حل ہوجاتے ہیں۔

اس کے کیمیائی اجزاء میں کروم، کیلسائٹ، کیلشیم کاربونیٹ اور سلیکا شامل ہیں۔

طبی خصوصیات

اسقاط حمل، خونی قے، خونی دست کو روکتا ہے۔ تازہ اور صاف خون پیدا کرتا ہے۔ مقوی اعضائے رئیسہ، بواسیر اور امراض جگر میں مفید ہے۔ کیلشیم کی کمی کو پورا کرتا، دوران خون کو درست، بینائی کو تیز کرتا ہے۔ کشتہ مروارید اور خمیرہ مروارید اس کے مشہور یونانی نسخے ہیں جو مقوی اعضائے رئیسہ ہیں۔ دل کو فرحت، سکون دینے کے لیے اور خفقان میں استعمال کرتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ 3)

حنبلی مسلک کے علماء علمی میدان میں بڑے سربرآوردہ تھے۔ اس کے باوجود حنبلی مسلک کو مقبول عام نہ بنا سکے۔ اس کی کئی وجوہات تھیں مثلاً دوسرے فقہی مسالک کو استحکام کے لحاظ سے سبقت حاصل تھی۔ حنبلی مسلک قرون ماضیہ میں کہیں بھی حکومت کا مذہب نہ بن سکا۔ اب سعودیہ میں یہ سرکاری مذہب ہے۔

حنبلیوں میں بوجوہ تشدد تعصب اور تقشّف کے عنصر کو غلبہ حاصل رہا۔ حنبلی مسلک کے پیرو عوام پر بے حد سختی کرتے تھے۔ فساد سے گریز نہ کرتے تھے۔ تاتاری حملہ سے کچھ عرصہ پہلے تو حنبلیوں کے شور وشر نے بغداد اور ملحقہ علاقوں میں بغاوت کی صورت اختیار کرلی تھی۔ اس وجہ سے عوام اس مسلک سے بالعموم متنفر رہے۔

(بقیہ صفحہ 5)

Cells جسم میں موجود بعض Lymphocytes نہ تو T-Cells کی طرح ہوتے ہیں نہ ہی B-Cells جیسے۔ انہیں Natural Killer` N-K Cells کہتے ہیں۔ یہ نہایت اہم خلیات Cancer Cells اور وائرس کے ذریعے متاثرہ خلیات کو توڑنے اور ختم کرنے کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

Lymphocytes میں مندرجہ بالا خصوصیات بھی دراصل مخصوص کیمیائی مرکبات کی مرہون منت ہوتی ہیں جن میں سے کچھ کو Cytokines کہتے ہیں۔ وہ مرکبات جو Monocytes سے خارج ہوتے ہیں Monokines جبکہ Lymphocytes سے نکلنے والے مرکبات Lymphokines کہلاتے ہیں ایک خلیہ سے خارج ہونے والے مرکبات دوسرے خلیات پر نہایت اہم اثرات مرتب کرتے ہیں اور یوں ہمارے جسم کی یہ نہایت منظّم قدرتی فوج (جس کا ہر سپاہی نہ صرف اپنا کام کرتا ہے بلکہ ایک دوسرے کی غیر معمولی مدد بھی کررہا ہوتا ہے) اخلاص اور تعاون کی بے نظیر تصویر پیش کرتی ہے۔

یوں سعید خلیات کی یہ بظاہر خاموش اور باریک دنیا ہماری زندگی کی ضامن بن کر ہماری دنیا روشن کئے ہوئے ہے۔

عطاء المنعم بھٹی صاحب

عالمی معیاری وقت معلوم کرنے کا طریقہ

زمین مغرب سے مشرق کی طرف گھوم رہی ہے، اس لئے اس کا ہر حصہ 24 گھنٹوں میں ایک مرتبہ ضرور سورج کے سامنے آتا ہے اور پھر پیچھے چلا جاتا ہے۔اس حرکت کی وجہ سے ہمیں سورج صبح کے وقت طلوع ہوتا نظر آتا ہے پھر دوپہر کو عین سر پر آ جاتا ہے اور شام کو مغرب کی طرف غروب ہو جاتا ہے۔زمین کے مختلف حصوں (علاقوں) پر سورج کی یہ حرکت دوسرے علاقوں کے مقابلے میں آگے یا پیچھے ہوتی ہے مثلاً دنیا میں بعض جگہوں (ممالک) پر سورج ابھی طلوع ہو رہا ہوتا ہے بعض میں یہ طلوع ہو کر تقریباً دوپہر کے وقت تک پہنچ چکا ہوتا ہے جبکہ کہیں یہ غروب ہو رہا ہوتا ہے۔اس طرح کرہ ارض پر ہر جگہ وقت میں اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ ہر علاقے اور خطے کے اپنے مخصوص معیاری اوقات ہیں۔

اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے عالمی وقت 0ڈگری طول بلد سے لیا جاتا ہے جسے ''گرینچ'' (Greenwich) کی وجہ سے GMT یعنی (Greenwich Mean Time) کہا جاتا ہے۔لہٰذا اس وقت سے دوسرے علاقوں کا وقت ان کی مشرقی یا مغربی فرق کی بنا پر جمع یا نفی کر لیا جاتا ہے۔کسی بھی مقام کا وقت GMT سے طول بلد کے فرق کے ساتھ تناسب کی بنا پر طے کیا جاتا ہے۔

اس لئے ہماری زمین 24 گھنٹوں میں ایک محوری چکر مکمل کرتی ہے اس طرح ایسے مقامات جو ایک دوسرے سے 15ڈگری مشرقی یا مغربی طول بلد پر واقع ہیں ان کا باہمی وقت کا فرق ایک گھنٹہ ہو گا(15=360/24) یا دوسرے لفظوں میں ہر ڈگری طول بلد کے بعد 4منٹ کا فرق پڑتا ہے 60 (4x15= منٹ) اسی بنا پر زمین کو 24''وقت کے خطوں''(Time Zone) میں تقسیم کیا گیا ہے۔

اکثر عالمی اوقات کی وجہ سے لوگوں کو الجھنوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ ریڈیو، ٹی وی وغیرہ کے اکثر پروگرام اسی بنا پر نشر کئے جاتے ہیں۔ وقت کا صحیح فہم نہ ہونے کی وجہ سے پتہ نہیں چلتا کہ آیا ان کا وقت GMT سے 5 گھنٹے آگے ہے یا پیچھے اور اسی طرح کرہ ارض پر موجود ایک وقت کے خطے (Time Zone) سے دوسرے وقت کے خطے (Time Zone) میں جاتے ہوئے بھی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

وہ علاقے جو آپ سے مشرق میں واقع ہیں وہاں وقت آگے نکل چکا ہوتا ہے (یعنی وہ جمع، + ٹائم رکھتے ہیں) جبکہ وہ علاقے جو آپ سے مغرب میں ہوتے ہیں وہاں آپ کے وقت سے پیچھے ہوتا ہے (یعنی وہ نفی، ٹائم رکھتے ہیں)۔اس طرح ہم اگر کرہ ارض پر کسی مقام کا طول بلد مشرق سے مغرب کی طرف معلوم کر لیں تو آسانی GMT سے اس کے وقت کا فرق معلوم کر سکتے ہیں۔

اسی بنا پر کسی علاقے یا ملک کے اندر ''علاقائی وقت''(Time Zone) اور معیاری وقت (Standard Time) بنائے جاتے ہیں۔ عام طور پر ہر ملک اس خطوط طول بلد کو جو تقریباً اس کے وسط میں سے گزرتا ہے بطور ''معیاری طول بلد'' (Standard Meridian) کے استعمال کرتا ہے اور اپنا ایک معیاری وقت وضع کر لیتا ہے جو GMT کے وقت سے آگے یا پیچھے ہوتا ہے۔ مثلاً پاکستانی حکومت نے 75^0E کا طول بلد اس مقصد کے لئے منتخب کیا ہے جو (GMT) سے 5 گھنٹے آگے ہے۔ اس لئے اگر GMT کے مطابق برطانیہ میں صبح کے 6:00AM بجے تو ہمارے ہاں کے 11:00AM بجے ہوں گے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ امۃ العزیز صاحبہ بابت ترکہ محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ)

محترمہ امۃ العزیز صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں پلاٹ نمبر17 بلاک نمبرB-42 برقبہ 10 مرلہ 241 مربع فٹ محلّہ دارالعلوم شرقی ربوہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر کے منتقل کردہ ہے یہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1)محترم لئیق احمد صاحب (پسر)
(2)محترم نسیم احمد صاحب (پسر)
(3)محترمہ شاہدہ عزیز صاحبہ (دختر)
(4)محترمہ امۃ العزیز صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر دارالقضاء کو مطلع کرے۔

(ناظم دارالقضاء)

ٹریفک قوانین کی پابندی انسان زندگی کی حفاظت ہے

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعلان داخلہ

کامیٹس انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اسلام آباد نے بی ایس میتھ میٹکس (BS Mathematics) چار سالہ سکالرشپ پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 16۔ اگست 2005ء ہے۔جبکہ انٹری ٹیسٹ 20۔اگست 2005ء کو ہوگا۔مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 7۔اگست 2005ء ملاحظہ کریں۔

برٹش کونسل پاکستان نے یو کے میں ایک سالہ پوسٹ گریجویٹ تعلیم کیلئے Chevening Scholarships کا اعلان کیا ہے امیدوار کا ماسٹرز ڈگری یا چار سالہ بیچلرز ڈگری ہولڈر ہونا ضروری ہے جبکہ عمر 25تا 35سال تک ہونی چاہئے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 23 ستمبر 2005ء ہے۔ درخواست فارم اس ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کئے جا سکتے ہیں۔(www.britishcouncil.org.pk) مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 7/اگست 2005ء ملاحظہ کریں۔

گورنمنٹ اپرنٹسز سنٹر سرگودھا روڈ فیصل آباد نے درج ذیل کورسز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i)الیکٹریشن (ii)ڈرافٹسمین (iii)آٹو الیکٹریشن (iv)ٹیکسٹائل پرنٹنگ (v)ٹرنر/مشینسٹ (vi)آٹو مکینک (vii)ویلڈر آرک و گیس (viii)ٹیکسٹائل مکینک ویونگ (ix)ٹیکسٹائل فنرسپنگ (x)ٹیکسٹائل ڈائنگ اینڈ بلیچنگ (xi)موٹر سائیکل مکینک۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 20۔ اگست 2005ء ہے۔مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 8۔اگست 2005ء ملاحظہ کریں۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے ان امیدواروں سے درج ذیل انڈر گریجویٹ کورسز میں داخلہ کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں جو 28/اگست 2005ء کو منعقدہ انٹری ٹیسٹ میں شامل ہو رہے ہیں اور پنجاب کا ڈومیسائل رکھتے ہیں۔ (i)الیکٹریکل انجینئرنگ (ii)میکینکل انجینئرنگ (iii)انڈسٹریل اینڈ مینوفیکچرنگ انجینئرنگ (iv)میکا ٹرونکس اینڈ کنٹرول انجینئرنگ (v)سول انجینئرنگ (vi)کیمیکل انجینئرنگ (vii)پولی مر انجینئرنگ (viii)میٹالرجیکل اینڈ میٹیریلز انجینئرنگ (ix)پٹرولیم اینڈ گیس انجینئرنگ (x)مائننگ انجینئرنگ (xi)جیولوجیکل انجینئرنگ (xii)آرکیٹیکچر (xiii)آرکیٹیکچرل انجینئرنگ اینڈ ڈیزائن (xiv)سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ (xv) ٹرانسپورٹیشن انجینئرنگ اینڈ مینجمنٹ (xvi)کمپیوٹر سائنس (xvii)کمپیوٹر سائنس اینڈ انجینئرنگ (xviii) انوائرمینٹل انجینئرنگ اینڈ مینجمنٹ۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 ستمبر 2005ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 11/اگست 2005ء ملاحظہ کریں۔

جی سی یونیورسٹی لاہور نے ایف اے/ایف ایس سی میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے۔درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 18/اگست 2005ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 11/اگست 2005ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرم محمد کلیم صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بھائی مکرم وسیم احمد انور صاحب کارکن وکالت مال ثانی تحریک جدید کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 3۔اگست 2005ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود کا نام حضرت امام جماعت خامس نے حریم احمد عطا فرمایا ہے۔نومولود مکرم ماسٹر عبدالسمیع انور صاحب کا پوتا اور مکرم عبدالمجید صاحب جرمنی کا نواسہ ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بچے کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے جماعت احمدیہ کیلئے ایک نافع وجود بنائے اور والدین و خاندان کی نیک نامی کا باعث ہو۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ناصر حفیظ ملک صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں خاکسار کی دادی جان مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ مورخہ 29جون 2005ء کو اسلام آباد میں وفات پا گئی ہیں۔آپ حافظ فضل الرحمٰن صاحب مرحوم کی زوجہ اور حضرت میاں غلام الٰہی صاحب کی بہو تھیں احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات اور مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ملکی اخبارات سے خبریں

بنگلہ دیش میں لگاتار 400 بم دھماکے

400 سے زائد چھوٹے بم تقریباً ایک ساتھ بنگلہ دیش کے مختلف شہروں اور دیہاتوں میں پھٹ گئے۔ ڈھاکہ میں 15 چٹا گانگ 20، کھلنا 6، باریساں میں 9 دھماکے ہوئے۔ دیگر شہروں اور دیہاتوں میں بھی بس ٹرین، سٹیشن عدالتوں اور سرکاری دفاتر کو نشانہ بنایا گیا۔ ان دھماکوں سے 2 ہلاک جبکہ 180 زخمی ہو گئے۔ بش اور بلیئر کے خلاف دھمکی آمیز پمفلٹ بھی دھماکوں کی جگہوں کے قریب پائے گئے۔ لیکن ابھی تک کسی بھی تنظیم نے ذمہ داری قبول نہیں کی۔

امریکہ سے ضرورت کے مطابق ایف 16 حاصل کرینگے

وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ حکومت مسلح افواج کی تمام ضروریات کو پورا کرے گی۔ کیونکہ امن اپنے آپ کو مضبوط کرنے سے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایئر فورس کو جدید جنگی جہازوں اور آلات کی خریداری کیلئے تمام درکار فنڈ فراہم کئے جائیں گے اور اپنی ضروریات کے مطابق ایف 16 جہاز بھی امریکہ سے خریدیں گے۔

بلدیاتی انتخابات کی پولنگ کا پہلا مرحلہ

18۔اگست کو ملک کے 54 علاقہ جات میں پولنگ ہو رہی ہے۔ حساس علاقوں میں فوج کو تعینات کر دیا گیا ہے پولنگ صبح 8:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک جاری رہے گی کل 2 لاکھ 18 ہزار امیدواروں میں مقابلہ ہوگا 1 کروڑ 78 لاکھ سے زائد ووٹرز اپنے نمائندے چنیں گے۔

سری لنکا میں جنگلی ہاتھی کی تباہی

مشرقی سری لنکا کے ضلع امپاڑہ کے مہند پاڑہ قصبے میں جنگلی ہاتھی نے گھس کر تباہی مچادی۔ کئی گھر اور گاڑیاں تباہ کر دیں۔ 2۔افراد کو ہلاک کر دیا۔ جبکہ 4۔افراد کو زخمی کر دیا۔ ہاتھی پر قابو پانے کی کوشش کی گئی لیکن وہ قابو نہ آیا بالآخر اسے گولی ماردی گئی۔

ایٹمی پروگرام ترک نہیں کرینگے

ایران نے ایک دفعہ پھر اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ وہ اپنا ایٹمی پروگرام ترک نہیں کرے گا۔ تاہم وہ یورپی یونین کے ساتھ مذاکرات کے عمل کو جاری رکھنا چاہتا ہے۔ ایران کی سپریم نیشنل سیکیورٹی کونسل کے نئے سربراہ علی لاری جانی نے ایک انٹرویو کے دوران طاقت کے استعمال کی امریکی دھمکیوں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایٹمی عدم پھیلاؤ کے سمجھوتے کے تحت ایران کو پرامن مقاصد کیلئے ایٹمی افزودگی کا مکمل حق حاصل ہے اور وہ کسی صورت بھی اس حق سے دستبردار نہیں ہوگا۔

پاکستان دفاعی بجٹ کم کرے: عالمی بینک

عالمی بینک کے صدر پال ولفوٹز نے کہا ہے کہ پاکستان دفاعی اخراجات میں کمی کرے اور یہ رقوم عوام کی بہبود اور غربت کے خاتمے پر خرچ کی جانی چاہئیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ ورلڈ بینک پاکستان سے باہر ناجائز طریق سے بھیجی گئی رقوم کو واپس لانے میں پاکستان کی مدد کرے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستان کو دی جانے والی امداد 95 کروڑ سے بڑھا کر ایک ارب 50 کروڑ کر دی جائے گی۔

پنجاب کے 11 حساس اضلاع میں فوج تعینات

بلدیاتی الیکشن کے پہلے مرحلہ میں صوبہ پنجاب کے 11 حساس اضلاع۔ جھنگ، ڈیرہ غازی خان، راجن پور، لاہور، ملتان، نارووال، سرگودھا، راولپنڈی، فیصل آباد اور گوجرانوالہ میں فوج تعینات کر دی گئی ہے۔ صوبہ سندھ میں میر پور خاص، عمرکوٹ، تھرپارکر اور سانگھڑ جبکہ بلوچستان کے 9 اضلاع کوئٹہ بولان، خضدار، بارکھان، قلعہ عبداللہ، قلات، کوہلو، سبی اور نصیر آباد کو بھی حساس علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔

بغداد میں تین کار بم دھماکے

وسطی بغداد میں یکے بعد دیگرے تین کار بم دھماکوں سے 52۔افراد ہلاک اور 103 زخمی ہو گئے۔ دھماکوں نے عراقی دارالحکومت کو ہلا کر رکھ دیا۔ دو دھماکے 10 منٹ کے وقفے سے بس سٹینڈ پر ہوئے تیسرا 15 منٹ بعد کنڈی ہسپتال کے قریب ہوا جہاں زخمیوں کو پہنچایا جا رہا تھا۔ چاروں طرف دھوئیں کے بادل چھا گئے۔ عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا انسانی اعضاء اور خون کے لوتھڑے ادھر ادھر بکھر گئے۔ بغداد میں حالیہ ہفتوں میں ہونے والے تشدد کے واقعات میں یہ سب سے زیادہ خونریز واقعہ ہے یہ دھماکے ایسے وقت میں ہوئے جب عراقی نمائندے ملک کے مستقل آئین پر اتفاق رائے کیلئے مذاکرات میں مصروف تھے۔

پاکستان کو ٹی بی فری ملک قرار دیا جائے

وفاقی وزیر صحت محمد نصیر خان نے کہا ہے کہ ملک سے ٹی بی کے خاتمے کیلئے ہنگامی اقدامات اٹھا رہے ہیں۔ آئندہ سال اپنے ہدف کی تکمیل کا اعلان کر دیں گے۔ پاکستان کو ٹی بی فری ملک قرار دینے کیلئے ملک بھر میں صاف پانی کی فراہمی کا منصوبہ بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ اس خوفناک مرض کے خاتمہ کیلئے انہوں نے دوسرے تمام شعبوں کو بھی آگے آنے کی دعوت دی ہے۔

پاکستانی حکومت اور عوام کی محبت کو کبھی نہیں بھلا سکیں گے

کرم ایجنسی سے افغان مہاجرین کی وطن واپسی کا سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔ اور پارہ چنار میں UNHCR کے دفتر میں افغانستان جانے والے بڑی تعداد میں افغان مہاجرین اپنی رجسٹریشن کروا رہے ہیں۔ 170 خاندان کرم ایجنسی سے واپس اپنے ملک افغانستان چلے گئے۔ افغان مہاجرین نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان، پاکستانی عوام خصوصاً کرم ایجنسی کے قبائل نے ہمیں جو محبت دی ہے اور ہمیں پناہ دے کر جو تکالیف برداشت کی ہیں اور جو مہمان نوازی کی ہے ہم ان کی محبت کو کبھی نہیں بھولیں گے۔ یاد رہے کہ 31۔اگست کی ڈیڈ لائن افغان مہاجرین کو واپس ان کے وطن بھجوانے کیلئے دی گئی ہے۔ اور اس سلسلہ میں کام تیزی سے ہو رہا ہے۔

روسی خلانورد کا نیا عالمی ریکارڈ

روسی خلانورد نے خلا میں طویل عرصے تک رہنے کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ روسی خلانورد سرگئی کریکالیف گزشتہ 748 دنوں سے مدار میں ہیں۔ جس سے ان کا خلا میں رہنے کا ریکارڈ قائم ہو گیا۔ اس سے پہلے بھی ایک روسی خلانورد سرگئی ایوے دی ایف نے 747 دن 14 منٹ اور 11 سیکنڈ تک مدار میں رہنے کا ریکارڈ قائم کیا تھا۔ کریکالیف انٹرنیشنل سپیس سٹیشن کے موجودہ کمانڈر ہیں وہ اکتوبر تک خلا میں رہنا چاہتے ہیں۔

برطانیہ میں زیر مین ٹرین میں آگ

برطانیہ میں زیر زمین چلنے والی ریل میں آگ لگنے سے ایک شخص ہلاک اور 4 زخمی ہو گئے دریائے تھاس کے نیچے سے گزرنے والی سرنگ میں چلنے والی ریل میں اچانک آگ لگ گئی۔ امدادی کارکنوں نے لوگوں کو متاثرہ حصہ سے نکالا جبکہ آگ بجھانے والے عملہ کے 4 کارکن زخمی ہو گئے۔

امریکا نے نیوزی لینڈ پر عائد پابندیاں ہٹا لیں

امریکہ نے نیوزی لینڈ سے دفاعی تعاون پر 20 سال سے عائد پابندیاں ختم کر دیں۔ نیوزی لینڈ اب کثیر الملکی مشترکہ فوجی مشقوں میں شامل ہو سکے گا۔ یہ مشقیں سنگاپور میں ہوں گی اور آسٹریلیا جاپان اور برطانیہ بھی ان میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ان مشقوں کا مقصد بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار لے جانے والے بحری جہازوں کی تلاشی لینا ہے۔ 1985ء سے نیوزی لینڈ کی جانب سے امریکی سمندری حدود سے جنگی بحری جہازوں اور ایٹمی ساز و سامان کے گزارنے پر پابندی عائد رہی۔ اور اسی وجہ سے امریکہ نے انٹیلی جنس اور فوجی تعاون منجمد کر دیا تھا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 19۔اگست 2005ء

طلوع فجر	4:05
طلوع آفتاب	5:33
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	6:51

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہروقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

ربوہ وگردونواح میں مکانات، پلاٹس وزرعی اراضی کی خرید وفروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی گھی ریلوے روڈ۔ربوہ
طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر
فون آفس: 047-6214220
موبائل: 0300-7704214

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

Z
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود ☎ 04524-215231

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
☎ 12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

Woodsy... Chiniot
Furniture®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot.
Mobile:0320-4892536
92-47-6334620 -047- 6000010
URL:www.woodsy.biz
E_mail:salam@woodsy.biz

C.P.L29-FD